سوال

(235) بچوں کی علالت میں شفایابی کےلیے منت ماننا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہاں یہ دستور ہے کہ بچوں کی علالت کے موقع پر اس کی شفایابی کےلئے یا کسی اور مقصد کےلئے یوں منت مانتے ہیں ہمارا بچہ تندرست ہوجائے یافلاں مقصد پورا ہوجائے تو مسجد میں نمازیوں کےلئے رحم (چاول کے آٹے میں گ شکر گھی ملاکر تیا کیا جاتا ہے) اورملیدہ آسن کے آٹا کا بھیجیں گے۔ چنانچہ جب بچہ اچھا ہوجاتا ہے یا مقصد پورا ہوجاتا ہے تو منت کے مطابق دوسیر یا تین سیر رحم اورملیدہ مسجد میں جمعہ کے دن خصوصیت کے ساتھ بھیج دیتے ہیں۔ نمازجمعہ کے بعد تمانمازی امیر غریب مفلس غنی اوردوسرے خبر پانے والےبچے بہ شوق تمام اس کو تفسم کرکے کھ تے ہیں۔ بعض لوگ منت کے اس رحم اورملیدہ کےلینے اورکھانے کو مکروہ بتاتے ہیں اورکہتے ہین کہ منت کی تماچیزیں صدقہ ہیں جس کے مستحق فقراء اورمساکین ہیں اورجولوگ اس کولیتے اورکھاتے ہیں اس منت کے رحم وملیدہ کو مصلیوں کی دعوت کا کھانا بتاتے ہیں۔ بس منت کی ہی چیز صدقہ خیرات ہ ہے یا وضایافت ہے؟ اور اس کو غنی وفقیر سب کھاسکتے ہیں یا صرف فقیر ومسکین؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمدللہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس منت کا ملیدہ مسجد کے تمام مصلی غریب ہوں یا امیر مفلس ہوں یا غنی بلاکراہت سب کھاسکتے ہیں۔ کیونکہ منت کا یہ ملیدہ از قسم طعام نذر جس کے مستحق فقراء ومساکین ہیں) اورصدقہ ووخیرات نہیں ہے۔ منت ماننے واالاملیدہ یاکسی اورچیز کے ذریعہ مسجد کے عام مصلیوں کی دعوت کرنے کو بصورت نذر بیمار کی شفایالی بریااپنے کسی اور مقصد کے حصول پر موقوف کردیتا ہے اوراس دعوت میں فقیر ومفلس کی تعین کی نیت نہیں کرتا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ مسجد کے مصلیوں میں امیر وغریب سب ہیں۔ آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: انما الاعمال بالنیات انما کل امر مانوی پس ظاہر کے خلاف اس منت کے ملیدہ کو نذریا صدقہ وخیرات پر محمول کرنا صحیح نہیں۔

نذر کی کسی بھی چیزیا دعوتی کھانے کے مصرف غرباء ہیں پس اگر مدرسہ کے استاد غریب ہوں تو مذکورہ نذر کی دعوت میں شریک ہوسکتے ہیں۔ البتہ اگر بیمانے نذراس طرمانی ہے کہ صحت یاب ہونے پر غریبوں کی نیزاپنے عزیزوں اوردوستوں اوربزرگوں کیدعوت کروگا خواہ وہ غنی ہوں یا غریب تواس صورت میں تمام مدعولوگ اس نذر کی دعوت میں شریک ہوسکتے ہیں چہے وہ غنی ہویا غریب۔ ایسی دعوت میں بلاشبہ اساتذہ بھی بلالحاظ ففط وغنا کے شریک ہوسکتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب النذر

صفحہ نمبر 439

محدث فتویٰ